رشتوں اور تعلقات میں کمال کی تلاش لاحاصل ہے

دنیاوی زندگی میں ہر انسان اپنے جذبات اور سماجی رسم ورواج سے مجبور ہو کر طرح طرح کے رشتوں اور تعلقات میں بندھا ہوتا ہے۔ پیدائش کے فوراً بعد بچے کو ماں باپ کے شفقت بھرے ہاتھوں کا لمس اچھا لگتا ہے اور اس میں انسیت اور اپنائیت کے جذبات موجزن ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ ابھی یہ بھی نہیں جانتا کہ یہ لوگ اس کے ماں باپ ہیں یا ماں اور باپ کیا ہوتے ہیں۔ تاہم ماں باپ سے ملنے والی اپنائیت اور محبت اسے ان کے قریب کر دیتی ہے۔ جیسے جیسے بچہ ہوش سنبھالتا ہے وہ ان دو ہستیوں کو اپنے لیے پریشان دیکھتا ہے اور ان کی محبت کو محسوس کرتا ہے۔ یہ احساس بچے کے لیے نیا ہر گز نہیں ہوتا کیونکہ جذبات اس میں پیدائشی طور پر موجود ہوتے ہیں۔ انھیں جذبات کا اظہار اسے خوش کرتا ہے اور وہ جوابا اًپنے ماں باپ سے مانوس ہو جاتا ہے۔ یہ صرف محبت ہے جس کی وجہ سے بچہ اپنے ماں باپ سے مانوس ہوتا ہے۔ ماں باپ کی جگہ اگر کوئی بھی بچے سے محبت کرے، اس کے آرام کا خیال رکھے اور اسے اپنائیت بھری نظروں سے دیکھے تو بچہ اسی سے مانوس ہو جائے۔ بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ اس اپنائیت، شفقت، محبت، اور پیار میں کئی دوسرے افراد بھی انسان کی زندگی میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض رشتے خونی ہوتے ہیں اور بعض سماجی۔ دونوں طرح کے رشتوں کا بننا، چلنا اور ٹوٹنا انسانی جذبات اور بالخصوص محبت پر منحصر ہے۔ رشتے اور تعلقات جذبات کی بدولت بنتے اور بگڑتے ہیں۔ جذبات کی شدت رشتوں کی شدت میں زیادتی یا کمی کا سبب بنتی ہے۔

انسانی رشتوں کے حوالے سے ایک بہت بڑی غلطی ہے جو کہ غلط العام ہے اور ہر شخص کرتا ہے۔ اس غلطی کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ اسی غلطی کی وجہ سے رشتے ٹوٹتے ہیں اور انسان ایک دوسرے سے خفا اور بدظن ہوتے ہیں۔ یہ غلطی کسی بھی رشتے یا تعلق میں کمال {perfection} کی تلاش اور خواہش ہے۔ انسان اپنے ہر تعلق اور ہر رشتے میں کمال ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کے بارے میں ایک مثالی پیکر اپنے ذہن میں متجسم کر لیتا ہے اور اس شخص سے یہ امید کرتا ہے کہ وہ ہر

وقت ایک ہی جیسا رہے گا اور ایک ہی جیسی محبت کرے گا۔اس سلسلے میں یہ بات سمجھنا بہت ضروری ہے کہ جذبات حتیٰ کہ انسان کا ایمان بھی ایک سا نہیں رہ سکتے۔ جذبات اور ایمان دونوں گھٹتے بڑھتے ہیں۔ کسی بھی جذبے کی شدت ہر وقت ایک جیسی نہیں رہتی۔ اس میں اتار چڑھاؤ لگا رہتا ہے۔ لہذا انسان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ کسی دوسرے شخص سے ہر وقت ایک ہی طرح کا پیار، ایک ہی طرح کی محبت، ایک ہی طرح کی شفقت، ایک ہی طرح کا انس، ایک ہی طرح کی دوستی، یا ایک ہی طرح کی دشمنی کی امید لگانا حماقت ہے۔ جذبات کی شدت میں کمی یا زیادتی کی وجہ انسانی جذبات کا نامکمل ہونا نہیں۔ ایسا نہیں کہ انسانی جذبات ادھورے ہوتے ہیں یا انسانی جذبات کے بنانے میں کسی قسم کی کمی رہ گئی ہے۔ جذبات کی تو خود یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ شدید ہوں اور ان کا اظہار شدید سے شدید تر ہوتا جائے۔ انسان کی اپنے محبوب سے ہر وقت ایک ہی نوعیت اور ایک ہی شدت کے پیار کی امید ضرور پوری ہو سکتی ہے اگر محبوب اور محب دونوں کے جذبات پر خارجی عوامل کا عمل دخل نہ ہو۔ مگر دنیاوی زندگی طرح طرح کے خارجی عوامل سے بھری پڑی ہے جن کی وجہ سے انسان کو کسی دوسرے انسان سے ہر وقت ایک ہی طرح کے رویے کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ان خارجی عوامل میں سے ایک بہت بڑا عمل دخل شیطان کا ہے جو نامحسوس طریقے سے انسانی رشتوں میں بگاڑ کا باعث بنتا ہے۔ شیطان کے انسانی زندگی اور انسانی نفسیات میں کردار پر میرا ایک دوسرا مضمون انتہائی کار آمد ہے جس میں میں نے قرآنی حوالوں سے اس موضوع پر بات کی ہے۔ شیطان ہر گز انسان کو خوش نہیں دیکھنا چاہتا اور جس چیز سے انسان کو خوشی ملتی ہے اس میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کر کے انسان کو تشویش اور وہم میں مبتلا کرتا ہے۔ شیطان کے علاوہ دنیاوی زندگی میں بہت سے دوسرے افراد بھی شیطان ہی کا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔انسان کے مالی معاملات بھی خارجی عوامل میں شامل ہیں جن کی وجہ سے رشتوں میں اتار چڑھاؤ آتا ہے۔

رشتوں اور دنیاوی تعلقات کے سلسلے میں اور خصوصاً محبت پر مبنی رشتوں کے سلسلے میں ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں میں ایک ہی جیسی محبت اور ایک ہی جیسا رویہ ہر وقت تلاش نہ کرتے پھریں اور اس بات کو سمجھیں کہ دنیاوی زندگی میں ہم بھی اور دوسرے انسان بھی

طرح طرح کے خارجی عوامل کے زیر اثر ہیں اور ہم بھی اور دوسرے بھی اپنے جذبات کی شدت کو ہر وقت ایک سا نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم جب دوسروں کے بارے میں کوئی رائے قائم کریں تو ان کے وقتی رویوں کو اس کی بنیاد ہرگز نہ بنائیں بلکہ دوسروں کی دائمی روش کو ذہن میں رکھیں۔ اگر کسی انسان سے ہمیں ایک آدھ بار جذباتی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی انسان سے ہمیں کئی بار جذباتی سکون بھی تو ملتا ہے۔ کسی انسان کی کسی ایک غلطی کو سامنے رکھ کر ہم اس کی وہ ساری اچھائیاں بھلا دیتے ہیں جو وہ ہم سے کر چکا ہوتا ہے۔ یہ سب شیطانی چالیں ہیں جو ہمیں سمجھنی چاہییں۔ دنیاوی زندگی میں کوئی بھی جذباتی اظہار کے سلسلے میں مکمل نہیں ہو سکتا اور ہر شخص کے جذبات میں اتار چڑھاؤ لگا رہتا ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کر لینے سے ہم اپنے رشتوں کو بہتر طریقے سے نباہ سکتے ہیں اور انھیں ٹوٹنے سے بچا سکتے ہیں۔